نحن انصاراللہ

مجلس انصاراللہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

جولائی تا اگست ۲۰۲۳ء

www.nahnuansarullah.ca

قومی تنظیم کے لئے امام کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ النور آیت نمبر 63 اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَاِذَا کَانُوۡا مَعَہٗ عَلٰۤی اَمۡرٍ جَامِعٍ لَّمۡ یَذۡہَبُوۡا حَتّٰی یَسۡتَاۡذِنُوۡہُ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”حقیقت یہ ہے کہ دین کے کام دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک وہ جو افراد سے تعلق رکھتے ہیں جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ اور دوسرے ایسے احکام جو تمام لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں جیسے جہاد یا مشورہ کے لیے قوم کا جمع ہونا یا کوئی ایسا حکم جو ساری جماعت کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر دیا گیا ہو۔ جو کام ساری جماعت سے تعلق رکھتے ہوں افراد سے نہیں، اُن میں سب کو ایسا پرویا ہوا ہونا چاہیے جیسے تسبیح کے دانے ایک تاگے میں پروئے ہوئے ہوتے ہیں، کسی کو ذرا بھی اِدھر اُدھر نہیں ہونا چاہیے اور اگر کوئی ضروری کام کے لیے جانا چاہے تو امام کی اجازت سے جائے۔ اِسی حقیقت کو تصویری زبان میں ظاہر کرنے کے لیے لوگ جب تسبیح کے دانے پروتے ہیں تو تاگے کے دونوں سرے اکٹھے کر کے ایک لمبا دانہ پرو دیتے ہیں اور اُسے امام کہتے ہیں۔ درحقیقت اس سے قومی تنظیم کی اہمیت کی طرف ہی اشارہ ہوتا ہے اور یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ جس طرح تسبیح کے دانوں کے لیے ایک امام کی ضرورت ہے اِسی طرح تمہیں بھی ہمیشہ ایک امام کے پیچھے چلنا چاہیے ورنہ تمہاری تسبیح وہ نتیجہ پیدا نہیں کر سکے گی جو اجتماعی تسبیح پیدا کیا کرتی ہے لیکن بہت کم ہیں جو اِس گُر کو سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ وہ شخص مومن ہی نہیں ہو سکتا جو ایسے امور میں جو ساری جماعت سے تعلق رکھتے ہوں اپنی رائے اور منشاء کے ماتحت کام کرے اور امام کی کوئی پرواہ نہ کرے۔ مومن کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ اگر کوئی دینی کام ہو تو اجازت لے لے اور اگر کوئی اہم دنیوی کام ہو جس کا اثر ساری جماعت پر پڑتا ہو تو امام سے مشورہ لے لے۔ بہر حال امر جامع سے علیحدہ ہونے کے لیے استیذان ضروری ہوتا ہے مگر چونکہ انسان کا امر جامع سے علیحدہ ہونا اس کی شامتِ اعمال کی وجہ سے ہو گا اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُسے اجازت تو دے دو مگر ساتھ ہی دعا کیا کرو کہ خدا تعالیٰ اُسے معاف کرے اور اُس کی کمزوریوں کو دُور کرے۔“

(تفسیر کبیر جلد ششم۔ سورۃ النور آیت نمبر 63)

بین الاقوامی اشاعت حوالہ نمبر ISSN 2560-886X (Print) ISSN 2560-8878 (Online)
رابطہ : editor@ansar.ca / ishaat@ansar.ca / Tel: 905-417-1800

نحنُ انصار اللّٰہ

مجلس انصار اللہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

جولائی تا اگست ۲۰۲۳ء

نگران
عبدالحمید وڑائچ
صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ
سہیل احمد ثاقب
نائب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا

مدیران
غلام مصباح بلوچ
نائب صدر صفِ دوم مجلس انصار اللہ کینیڈا
صفی راجپوت
معتز القزق

مینیجر
محمد موسیٰ
قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا

معاونین،
تزئین و زیبائش
مسعود احمد
نائب قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا
کاشف بن ارشد
ایڈیشنل قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا

www.nahnuansarullah.ca

فہرست مضامین

قرآن مجید

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

﴿سورۃ التوبۃ آیت: ۱۱۹﴾

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

شریعت کی کتابیں حقائق اور معارف کا ذخیرہ ہوتی ہیں لیکن حقائق اور معارف پر کبھی پوری اطلاع نہیں مل سکتی جب تک صادق کی صحبت اخلاص اور صدق اختیار نہ کی جاوے اسی لیے قرآن شریف فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور ارتقاء کے مدارج کامل طور پر کبھی حاصل نہیں ہو سکتے جب تک صادق کی معیت اور صحبت نہ ہو کیونکہ اس کی صحبت میں رہ کر وہ اس کے انفاس طیبہ عقد ہمت اور توجہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

(الحکم جلد 6 نمبر 12 مورخہ 31 مارچ 1902 صفحہ 7)

حدیثِ نبوی ﷺ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
اَیُّ جُلَسَآئِنَا خَیْرٌ؟ قَالَ مَنْ ذَکَّرَکُمُ اللّٰہَ رُؤْیَتُہُ وَزَادَ فِیْ عِلْمِکُمْ
مَنْطِقُہُ وَذَکَّرَکُمْ بِالْاٰخِرَۃِ عَمَلُہٗ

(الترغیب والترھیب۔ الترغیب فی مجالسۃ العلماء صفحۃ ۷۶ جلد ۱ بحوالہ أبویعلیٰ۔)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کس کے پاس بیٹھنا (دینی لحاظ سے) بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے۔ جس کی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے۔ (اور اپنے انجام کو بہتر بنانے کے لیے تم کوشش کرنے لگو۔)

(حدیقۃ الصالحین صفحہ ۱۳۰)

کلام الامام امام الکلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’صحبت میں بڑا شرف ہے۔ اس کی تاثیر کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچا ہی دیتی ہے۔ کسی کے پاس اگر خوشبو ہو تو پاس والے کو بھی پہنچ ہی جاتی ہے۔ اسی طرح پر صادقوں کی صحبت ایک روح صدق کی نفخ کر دیتی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ گہری صحبت نبی اور صاحب نبی کو ایک کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے جو قرآن شریف میں کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبة: ۱۱۹) فرمایا ہے۔ اور اسلام کی خوبیوں میں سے یہ ایک بے نظیر خوبی ہے کہ ہر زمانے میں ایسے صادق موجود رہتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۶۰۹ ایڈیشن ۱۹۸۸ء)

قرآن شریف میں آیا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰهَا (الشّمس:۱۰) اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ تزکیہ نفس کے واسطے صحبت صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے۔ جھوٹ وغیرہ اخلاق رذیلہ دور کرنے چاہئیں اور جو راہ پر چل رہا ہے۔ اس سے راستہ پوچھنا چاہئے۔ اپنی غلطیوں کو ساتھ ساتھ درست کرنا چاہئے۔ جیسا کہ غلطیاں نکالنے کے بغیر املا درست نہیں ہوتا۔ ویسا ہی غلطیاں نکالنے کے بغیر اخلاق بھی درست نہیں ہوتے۔ آدمی ایسا جانور ہے کہ اس کا تزکیہ ساتھ ساتھ ہوتا رہے۔ تو سیدھی راہ پر چلتا ہے ورنہ بہک جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ ۴۶۳، ایڈیشن ۱۹۸۴ء)

اقتباس
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

عبادتوں کے معیار کے لحاظ سے بھی اور اعلیٰ اخلاق اور دوسری نیکیوں کے لحاظ سے بھی انصار اللہ ہی وہ تنظیم ہونی چاہیے جو نمونے قائم کرنے والی ہو

یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب انسان کے دل میں تقویٰ ہو، تبھی انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوتا ہے، تبھی انسان کی عبادتوں کے اور اعلیٰ اخلاق کے معیار قائم ہوتے ہیں، تبھی ایک انسان حقیقی انصار میں شمار ہو سکتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وجہ سے اپنے ماننے والوں کو بے شمار جگہ بڑے درد کے ساتھ تقویٰ پر چلنے کے بارے میں بار بار نصیحت فرماتے رہے کیونکہ تقویٰ ایک بنیادی چیز ہے۔ چنانچہ ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں ’’بجز تقویٰ کے اَور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا‘‘۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ھُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ (النحل:۱۲۹)(ملفوظات جلد ا صفحہ ۱۰ ایڈیشن ۱۹۸۴ء)یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو احسان کرنے والے ہیں۔ پس ہر ایک ہم میں سے جائزہ لے کہ کس حد تک ہم میں تقویٰ ہے اور ہمارے احسان کرنے کے کیا معیار ہیں۔ تبھی ہم حقیقی انصار کہلا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ محسنون میں شمار ہوتے ہیں۔ پس جب ہم یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ ہم انصار اللہ ہیں، اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں، اس کے دین کے مددگار ہیں تو پھر یہ خصوصیت بھی پیدا کرنی ہو گی کہ تقویٰ بھی ہو اور محسن بھی ہم ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو ہماری کسی مدد کی ضرورت نہیں۔ وہ سب طاقتوں کا مالک ہے۔ یہ اس کا احسان ہے کہ اس نے ایک نظام قائم فرمایا اور یہ نظام بنا کر فرمایا کہ تم اس نظام کا حصہ بن جاؤ اور میرے دین کے مددگار بن جاؤ تو میں تمہیں اس طرح سمجھوں گا جس طرح تم اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار ہو لیکن یہ یاد رہے کہ مَیں یعنی اللہ تعالیٰ صرف انہیں دین کے مددگار سمجھوں گا جو تقویٰ کو اختیار کرنے والے ہیں اور احسان کرنے والے ہیں۔

تقویٰ کیا ہے؟ یہی کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ،اس کا خوف ،اس کی خشیت دل میں ہو اور ہر کام کرنے سے پہلے یہ سوچ لے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور اسی طرح محسن وہ ہیں جو نیک باتوں کا علم رکھنے والے اور نیکیاں کرنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں اس وقت اپنا مددگار سمجھوں گا جب تم میں تقویٰ ہو گا اور تمہارا ہر عمل اور خیال نیکیوں پر منتج ہو اور پھر میں تمہارے کاموں میں برکت ڈالوں گا۔ میں تمہارے ساتھ کھڑا ہوں۔تم دین کی خدمت کے لیے جو کام بھی کرو گے اس میں کامیابی بھی عطا کروں گا۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو انسان کی حیثیت ہی کیا ہے کہ یہ دعویٰ کرے کہ میں انصار اللہ ہوں، اللہ تعالیٰ کا مددگار ہوں۔

ہم تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ایک کے بعد دوسرا سانس بھی نہیں لے سکتے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے دین کا مددگار قبول کرتا ہوں اور میری مدد تمہارے ساتھ ہو گی بشرطیکہ تم تقویٰ پر چلو اور نیکیاں بجا لانے والے ہو۔ پھر ہمارے کاموں کے جو ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر کرتے ہیں ایسے بھرپور نتائج نکلیں گے کہ نظر آئے گا کہ واقعی یہ لوگ انصار اللہ ہیں اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ بھی ان کے کاموں میں بے انتہا برکت عطا فرماتا ہے۔

(اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ، یو کے، فرمودہ ۱۸؍ستمبر ۲۰۲۲ء)

انتخاب از فارسی منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

اے جوانو! کوشش کرو کہ دین میں قوت پیدا ہو۔ اور ملت اسلام کے باغ میں بہار اور رونق آئے

اگر یاراں کنوں برغربت اسلام رحم آید باصحاب نبی نزد خدا نسبت شود پیدا

اے دوستو اگر اب تم اسلام کی غربت پر رحم کرو تو خدا کے ہاں تمہیں آنحضرت ﷺ کے صحابہ سے مناسبت پیدا ہو جائے

اگر امروز فکر عزت دیں در شما جوشد شمارا نزد اللہ رتبت و عزت شود پیدا

اگر آج دین کی عزت کا خیال تمہارے دل میں جوش مارے تو خدا کی قسم خود تمہارے لیے بھی عزت و مرتبت پیدا ہو جائے

اگر دست عطا در نصرت اسلام بکشائید ہم از بہر شما ناگہ ید قوت شود پیدا

اگر اسلام کی تائید میں تم اپنا سخاوت کا ہاتھ کھول دو تو فوراً تمہارے اپنے لیے بھی خدائی قدرت کا ہاتھ نمودار ہو جائے

در انصار نبی بنگر کہ چوں شد کار تا دانی کہ از تائید دین سرچشمۂ دولت شود پیدا

آنحضرت ﷺ کے انصار کی طرف دیکھ کہ کس طرح انہوں نے کام کیا تا کہ تجھے پتہ لگے کہ دین کی مدد کرنے سے دولت کا منبع پیدا ہو جاتا ہے

بجو از جان و دل تا خدمتے از دست تو آید بقائے جاوداں یابی گر ایں شربت شود پیدا

دل و جان سے کوشش کر تا کہ تیرے ہاتھوں سے کوئی خدمت اسلام ہو جائے اگر یہ شربت پیدا ہو جائے تو بقائے دوام حاصل کر لے گا۔

بمفت این اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

اے بھائی مفت میں تجھے نصرت کا یہ بدلہ دے رہے ہیں ورنہ یہ تو آسمانی فیصلہ ہے جو ضرور ہو کر رہے گا

کریما صد کرم بر کسے کو ناصر دیں است بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

اے خداوند کریم سینکڑوں مہربانیاں اس شخص پر کر جو دین کا مددگار ہے اگر کبھی آفت آئے تو اس کی مصیبت کو ٹال دے

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس انصار اللہ کینیڈا کے نیشنل، ریجنل اور مقامی عاملہ ممبران کی (آن لائن) ملاقات

(مرتبہ: قمر احمد ظفر۔ نمائندہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل)

مورخہ ۴؍جون ۲۰۲۳ء کو امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس انصار اللہ کینیڈا کے نیشنل، ریجنل اور مقامی ممبران عاملہ کی آن لائن ملاقات ہوئی۔

حضورِانور نے اس ملاقات کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے رونق بخشی جبکہ ممبران عاملہ نے ایوان طاہر پیس ویلیج ٹورانٹو سے آن لائن شرکت کی۔

نشست کا آغاز دعا سے ہوا جس کے بعد عاملہ کے بعض ممبران کو حضورِ انور سے گفتگو کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

نائب صدر اوّل جن کے ذمہ شعبہ اشاعت کی نگرانی تھی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا انصار اللہ کا رسالہ باقاعدہ شائع ہوتا ہے؟ اس پر موصوف نے عرض کی کہ ایک سہ ماہی رسالہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کے نام سے شائع ہوتا ہے۔

اس پر حضور انور نے توجہ دلائی کہ کینیڈا میں اتنی بڑی انصار اللہ ہوگئی ہے، ابھی تک آپ لوگ سہ ماہی پر چل رہے ہیں؟

ایک اور نائب صدر سے جن کے ذمہ انصار اللہ کینیڈا کی تاریخ کی تدوین کمیٹی کی نگرانی تھی حضور انور نے دریافت فرمایا کہ انصار اللہ کی تاریخ کے حوالے سے کس حد تک کام ہوا ہے؟ اس پر موصوف نے عرض کی کہ ۱۹۷۷ء سے ۲۰۲۲ء تک کے عرصے کی تمام معلومات جمع کر لی گئی ہیں۔ حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کینیڈا میں مجلس انصار اللہ کا قیام کب ہوا تھا؟ اس پر موصوف نے عرض کی کہ ۱۹۷۷ء میں ہوا تھا تاہم پہلے صدر ۱۹۹۱ء میں منتخب ہوئے تھے۔ پہلے زعیم انصار اللہ کے متعلق حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کون تھے؟ اس پر موصوف نے عرض کی کہ ۱۹۷۷ء میں پہلے زعیم بنے تھے لیکن ان کا نام مستحضر نہیں۔ قائد مال سے گفتگو کرتے ہوئے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ان کا پاکستان میں کہاں سے تعلق ہے اور کتنے عرصے سے کینیڈا میں مقیم ہیں؟

قائد تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کی کہ وہ سہ ماہی امتحان نیز نصاب تیار کرنے کا کام کرتے ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ گذشتہ سال کتنے لوگوں نے امتحان میں حصہ لیا اور کونسی کتاب مطالعہ کے لیے مقرر کی تھی؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ پہلی سہ ماہی کے لیے کتاب ''ہماری تعلیم'' جبکہ دوسری اور تیسری سہ ماہی کے لیے ''شہادۃ القرآن'' مقرر کی گئی تھی جبکہ چوتھی سہ ماہی کی کتاب ''نشانِ آسمانی'' ہے۔ موصوف نے عرض کی کہ ۴۵ فیصد انصار امتحان میں حصہ لیتے ہیں۔ حضور انور نے توجہ دلائی کہ نیشنل، ریجنل اور مقامی مجالس عاملہ کے ممبران کو ان امتحانات میں حصہ لینا چاہیے۔

ایک نائب صدر مجلس سے جن کے ذمہ دو ریجنز کی نگرانی تھی حضور انور نے استفسار فرمایا کہ ان دونوں ریجنز میں کتنی تجنید ہے؟اس پر موصوف نے عرض کی کہ ۴۹۵/انصار ٹورانٹو ویسٹ میں جبکہ Prairies ریجن میں ۴۳۹/ کی تجنید ہے۔

ایک اَور نائب صدر سے جن کے ذمہ دو ریجنز کی نگرانی تھی حضور انور نے استفسار فرمایا کہ ان کے سپرد ریجنز میں اجتماع کب منعقد ہوگا؟اس پر موصوف نے عرض کی کہ اگست کے تیسرے ہفتے میں انشاء اللہ منعقد ہوگا۔

اس کے بعد قائد تجنید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کی کہ انہوں نے تجنید کا کام کرنے کے لیے ایک software بھی تیار کیا ہے۔

انصار اللہ کے سہ ماہی رسالہ کو ماہنامہ کرنے کے حوالے سے قائد اشاعت کو حضور انور نے فرمایا کہ ابھی تک تین مہینے پر کیوں رکے ہوئے ہیں؟ ریگولر ہونا چاہیے۔تبھی تو انصار کو کچھ بھی پتا نہیں لگتا۔تین مہینے کے بعد ایک رسالہ جاتا ہے۔ انصار کہتے ہیں کہ چلو دیکھ لیں گے، پڑھ لیں گے، وہ بھی کوئی نہیں پڑھتا۔اگر ریگولر آنے والا ہو یا پہلے کم از کم تین مہینے سے دو مہینے پر لائیں، پھر دو مہینے سے ایک مہینے پر لائیں تو آہستہ آہستہ انصار کو بھی پڑھنے کی عادت پڑے۔

دوسری کوشش یہ کریں کہ آپ کے ہر لیول پر عاملہ کے ممبران رسالہ پڑھا کریں۔نہیں تو پھر صلاحیت کا اور پیسے کا بھی ضیاع ہے۔لکھنے والوں کی کوئی حوصلہ افزائی بھی نہیں ہوتی۔پڑھنے والے مضامین کوئی نہیں ہوتے اور پھر ٹکسالی مضامین نہ ہوں۔
کوشش کریں(اور جائزہ لیں) کہ کیا جدت پیدا کی جاسکتی ہے؟اب آپ کے انصار اللہ میں مختلف طبقات شامل ہیں صرف بوڑھے نہیں ہیں بلکہ ایسے انصار بھی آ گئے ہیں جو یہاں کے پڑھے لکھے ہیں۔ایک عام پڑھا لکھا ہے، ایک زیادہ پڑھا لکھا اور ایک بہت زیادہ پڑھا لکھا ہے۔ہر ایک طبقے کے مطابق کچھ نہ کچھ مضامین آنے چاہئیں اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ لکھنے والے دریافت کریں۔آپ کے انصار اللہ میں زیادہ لکھاری ہونے چاہئیں۔اس کی بھی حوصلہ افزائی کرنا شعبہ اشاعت کا کام ہے۔تلاش کریں کون کون لکھنے والے ہیں۔مضمون نویسی کا کوئی مقابلہ کروادیں کہ جس کا مضمون اچھا ہوگا وہ شائع ہوگا، اس کو تھوڑا سا انعام ملے گا یا کوئی اور حوصلہ افزائی ہو تو شاید اس طرح آپ کے مزید لکھنے والے پیدا ہو جائیں۔اب تو انصار کا بھی وہی بچوں والا حال ہے کہ انعام دو تو کام کرتے ہیں، نہیں تو نہیں کرتے۔

حضور انور نے قائد تربیت سے پنج وقتہ نماز کے حوالے سے بات کرتے ہوئے فرمایا کہ عمومی طور پر مساجد کی حاضری دیکھ کر پتا لگ ہی جاتا ہے کہ آپ کے نماز باجماعت پڑھنے والے انصار کتنے ہوتے ہیں موصوف کے عرض کرنے پر کہ ابھی اس پر کام کرنے کی کافی گنجائش ہے اور بتایا کہ دستیاب اعداد و شمار کی بنیاد پر تقریباً پچاس فیصد انصار نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے اظہار تشویش کرتے ہوئے فرمایا کہ انصار میں آ کر بھی نماز پڑھنے کی طرف توجہ نہیں ہوئی تو پھر کب ہونی ہے؟بعد میں تو اگلا جہان ہی رہ جاتا ہے۔مستقل کوئی نہ کوئی میسج ان کو بھیجتے رہا کریں واٹس ایپ میں یا کسی اور طریقے سے تا کہ نماز، قرآن کریم اور اس کا ترجمہ پڑھنے کی طرف توجہ ہو۔تو بہر حال پھر اس سے کچھ نہ کچھ پڑھنے کی طرف خیال پیدا ہوتا رہتا ہے۔بجائے صرف رپورٹ فارم پر rely کرنے کے اصل مقصد یہ ہے کہ توجہ پیدا ہو۔اس کے لیے کوئی نیا طریقہ اختیار کریں اور اگر انصار کو مستقل میسج جاتے رہیں تو توجہ پیدا ہوتی رہے گی۔

ایک معاون صدر سے جن کے ذمہ مجلس انصار اللہ کی جائیداد اور ضیافت کی نگرانی تھی حضور انور نے استفسار فرمایا کہ انصار اللہ کی کتنی جائیداد ہے؟اس پر موصوف نے عرض کی کہ تین جائیدادیں ہیں جو تمام Peace Village میں واقع ہیں۔

قائد وقف جدید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ انصار اللہ کا جماعت کینیڈا کے کُل چندہ وقف جدید میں ۳۸/ فیصد حصہ تھا۔اس پر حضور انور نے اظہارِ خوشنودی کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے بہت اچھا کام کیا ہے۔

ایڈیشنل قائد تبلیغ نے حضور انور کے استفسار پر عرض کی کہ امسال انصار اللہ نے چار بیعتیں کروائی ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر قائد عمومی نے بتایا کہ ہماری ۱۰۰ مجالس ہیں۔ تمام مجالس رپورٹس بھیجتی ہیں اور ان میں سے اکثر کو جواب دیا جاتا ہے۔

اس پر حضور انور نے راہنمائی فرمائی کہ جو رپورٹ بھیجتے ہیں ان کو کم از کم ذکر کر دیا کریں۔ اس سے ان کو حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ مرکز ہماری چیز دیکھ رہا ہے اس لیے ہم بھیجتے رہیں۔ جب ان کو پتا ہو گا کہ مرکز نے جواب نہیں بھیجنا تو وہ ویسے ہی ایک فارم fill اور دستخط کر کے آپ کو بھیج دیا کریں گے اور کہیں گے کہ کیا فرق پڑتا ہے کام کریں یا نہ کریں۔ اس لیے صدر صاحب یا قائد عمومی یا متعلقہ قائدین کی طرف سے تبصرہ جانا چاہیے۔

قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اب تک ۱۰۶۰ تعلیم القرآن کلاسز منعقد ہوئی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ عاملہ کے ممبران کو ان میں شامل ہونا چاہیے۔

قائد تحریک جدید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ انصار اللہ کا جماعت کینیڈا کے کُل چندہ تحریک جدید میں ۳۵ فیصد حصہ تھا۔

حضور انور نے قائد ایثار سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ افریقہ میں انسانی ہمدردی کے تحت کوئی منصوبہ شروع کریں۔ انصار اللہ افریقہ میں ایک ہسپتال بنائے یا کوئی اور بڑا منصوبہ شروع کرے۔ حضور انور نے مجلس انصار اللہ برطانیہ کی مثال دی جنہوں نے برکینا فاسو میں Masroor Eye Institute کا ادارہ قائم کیا ہے اور توجہ دلائی کہ انصار اللہ کینیڈا بھی ایسی کوششوں میں حصہ لے۔ قائد ایثار نے بتایا کہ وہ اس وقت پانی کے کنویں کے منصوبے پر کام کر رہے ہیں اور اس کی تکمیل کے بعد ایک اور بڑے منصوبے کو زیر غور لا رہے ہیں۔

حضور انور نے قائد تربیت نومبائعین کو ہدایت فرمائی کہ ہر ایک کے لیے آپ کو تربیت اور اپنے سسٹم میں جذب کرنے کے لیے مختلف پلان بنانا پڑے گا۔ نومبائعین کو شکوہ رہتا ہے کہ آپ لوگ ہمارے ساتھ صحیح طرح بات چیت نہیں کرتے اور ہمیں صحیح طرح integrate کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ان کے ساتھ ذاتی رابطے رکھیں اور مواخات کا سلسلہ بنائیں تو پھر آپ ان کو سنبھال سکتے ہیں۔ ہر ایک نومبائع کو ایک پرانے احمدی کے سپرد کریں اور مواخات کا سلسلہ قائم کریں تب یہ لوگ آپ کے ساتھ absorb ہوں گے۔

قائد تربیت نومبائعین نے بتایا کہ ۲۰۱۷ء سے پرانے نومبائعین سے رابطہ کیا جا رہا ہے اور ان کو باقاعدگی سے حضور انور کا خطبہ جمعہ بھی بھجوایا جاتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ سب کچھ بھجوانے کے باوجود جب تک اپنے اندر مجلس میں نہیں بٹھائیں گے، ساتھ نہیں رہیں گے، personal contact نہیں کریں گے، کوئی نہ کوئی ان کا دوست نہیں بنائیں گے، ان کو یہ محسوس ہو گا کہ ہمارے سے آپ نے distance رکھا ہوا ہے۔ یہ احساس نہیں ہونا چاہیے بلکہ ان کو قریب لانے کی کوشش کریں۔

اس کے بعد بقیہ وقت میں بعض اراکین کو حضور انور سے سوالات کرنے کا موقع ملا۔

ایک سوال کیا گیا کہ مغربی معاشرے میں رہتے ہوئے بچوں کی والدین سے مختلف پسند، ناپسند، مشاغل اور دیگر امور کی وجہ سے بعض اوقات والدین اور بچوں کے درمیان ایک کمیونیکیشن گیپ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ کھل کر اپنی بات یا احساسات ایک دوسرے تک نہیں پہنچا پاتے، اس فاصلے کو کم کرنے کے لیے ہم والدین کو کیا کرنا چاہیے تا کہ ہم احسن رنگ میں اپنے بچوں کی تربیت کر سکیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ اگر میرے پروگرام سنتے رہے ہیں، باقاعدہ سن رہے ہوں تو آپ کو پتا ہونا چاہیے۔ مَیں ہر دفعہ، ہر مجلس میں کہیں نہ کہیں یہی بات کرتا ہوں خطبات، تقریروں اور جو آپ کی ملاقاتیں ہوتی ہیں ان میں بھی کہہ رہا ہوں کہ کمیونیکیشن گیپ کیوں ہے، اس کو کم کریں۔

اگر آپ نے اپنے بچوں اور اپنی نسلوں کو سنبھالنا ہے تو بیماری بھی آپ کو پتا ہے اور یہ بھی کہ اس کا علاج کیا ہے کہ اس گیپ کو کم کیا جائے۔ یہ تو ہر ایک گھر، اپنے ماحول میں ہر ایک کو اپنے حساب سے تربیت کرنی پڑے گی، بچوں کو قریب لانا پڑے گا۔ ایک بچہ سات سے دس سال تک ماں باپ سے attach رہتا ہے، اگر ماں اور باپ دونوں اسی طرح اس attach-ment کو جاری رکھیں اور بڑے ہونے کے بعد جب بچہ باہر کھیلنے کے لیے جاتا ہے اس وقت بھی، جب گھر آئے تو اس سے باتیں شیئر کریں کہ اچھا تم نے کیا کیا، کس طرح کھیلے، کون کون سے لوگوں سے ملے، کیا باتیں ہوئیں۔ ان کو ایک confidence ہونا چاہیے

ہم جو شیئر کریں گے، ماں باپ ہماری بات پیار سے سنیں گے اور پھر ہم سے اس کے متعلق discussion بھی کریں گے اور اگر کہیں کوئی سمجھانے والی بات ہوئی تو سمجھا بھی دیں گے۔ یہ نہیں کہ میں کوئی ہوائی باتیں کر رہا ہوں۔ ایسے ماں باپ ہیں جو اس طرح کرتے ہیں اور پھر ان کے بچے رابطے میں بھی رہتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ سکولوں میں اتنی دیر کھلاتے ہیں یا باہر جا کر بچے اثر لے کر آ جاتے ہیں، اگر تو گھر کا ماحول ایسا ہو کہ پُر امن ہو اور ماں باپ کے ساتھ بچوں کو یہ احساس ہو کہ ہمارا دوستی کا رشتہ ہے علاوہ ماں باپ کے رشتے کے، تو وہ بہت ساری باتیں شیئر بھی کرتے ہیں اور وقت بھی گھر میں گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہاں مغربی دنیا میں ۳۶۵ دنوں میں سے maximum ۱۷۰ دن سکولوں میں ہوتے ہیں، باقی وقت تو بچے آپ کے پاس ہوتے ہیں۔ اس میں سے آپ کہہ دیں کہ بچے باہر اپنے دوستوں سے کھیلنے چلے گئے تو روزانہ دو گھنٹے کے لیے چلے گئے۔ اگر ایک بچہ چھ گھنٹے ہی باہر رہتا ہے یا آٹھ گھنٹے باہر رہتا ہے تو وہ ماں باپ کی غلطی ہے۔ کیوں باہر رہتا ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے گھر کے ماحول سے satisfied نہیں ہے۔ ان کے لیے ایک ماحول پیدا کریں جہاں وہ satisfied ہوں اور پھر weekends میں ان کے ساتھ خاص پروگرام بنائیں۔ گھر میں روزانہ ہی ماں یا باپ ان کو وقت دے کر اور ان کی باتوں کے جواب دے رہے ہوں۔ آپ کو پتا ہو کہ ہر age group کے بچہ کی سطح پر آ کر آپ نے اس کے ساتھ باتیں کرنی ہیں، اس کے سوالوں کے جواب دینے ہیں۔

آج کل کے ماحول کی خرابیاں اور برائیاں اگر وہ خود بچہ نہیں بھی کہتا تو کہانی کی صورت بنا کے بچوں سے شیئر کریں کہ یہ یہ برائیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ اسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی، اللہ تعالیٰ اس بارے میں یہ فرماتا ہے۔ ایک اچھا احمدی مسلمان بچہ کیا ہونا چاہیے، اس کو کس طرح رہنا چاہیے، کس قسم کی باتیں سیکھنی چاہئیں اور ہم سکولوں میں بعض دفعہ غلط باتیں بھی سیکھ لیتے ہیں۔

بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ ماں باپ شرماتے ہیں کہ سکول یا باہر کے ماحول میں بچے جو باتیں سیکھ کر آ رہے ہیں اس کو شیئر کریں گے تو پتا نہیں بچہ ہمیں کیا کہے گا۔ لیکن بچے کے دماغ میں سوال ہوتے ہیں۔ وہ ڈر کے مارے سوال نہیں کرتا اور ماں باپ شرما کر باتیں نہیں کر رہے ہوتے۔ اس لیے خود ان باتوں کو initiate کرنا پڑے گا۔

اس طرح کریں گے، اپنے ماحول کے حساب سے ہر ایک کرے تو اللہ تعالیٰ فضل کرتا ہے پھر اور ایسے بہت سارے لوگ ہیں جنہوں نے گھروں میں اس طرح کیا اور ان کے بچے اپنے ماں باپ کے ساتھ رہتے ہیں۔ وقت تو ماں باپ کو دینا پڑے گا، قربانی بھی کرنی پڑے گی اور اپنے اپنے ماحول کے مطابق ان کو plan بنانا پڑے گا۔ بچے کو یہ احساس دلانا پڑے گا کہ ہم تمہارے ہمدرد، ہم ہی تمہارے سگے ہیں اور ہم جو بھی کرتے ہیں تمہاری بہتری کے لیے کرتے ہیں۔

اس بارے میں مختلف وقتوں میں مختلف باتیں مَیں بتا چکا ہوں اور آپ ماشاء اللہ پڑھے لکھے لوگ ہیں آپ لوگوں کو خود شرماہٹ اور جھجک کو توڑنا ہو گا۔ آپ کہہ دیتے ہیں ہم کس طرح بات کریں لیکن دنیا میں وہ باہر سے سب کچھ سیکھ کے آتے ہیں۔ تو ہمیں بات کہانی کے رنگ میں کرنی پڑے گی، یہ نہیں کہ directly کہہ دیں کہ وہ بچہ چڑ جائے یا خوف زدہ ہو جائے۔ ایسے رنگ میں کہیں جو بچے کو attract کرنے والی بات ہو۔ پھر وہ آپ کی بات سنے، آپ سے شیئر کرے، پھر وہ سوال کرے کہ اچھا سکول والے تو یہ کہتے ہیں، آپ یہ کہتے ہیں۔ پھر آپ اس کا جواب دیں کہ ہاں سکول میں یہ کرا دیتے ہیں یا تم نے باہر کے ماحول میں یہ سیکھا، اسلام یہ کہتا ہے، احمدیت یہ کہتی ہے، اس کا یہ فائدہ ہے، اس کا یہ نقصان ہے تو نفع نقصان، فائدہ، اچھائی، برائی کا جب فرق بتائیں گے تو پھر بچے کے ذہن میں باتیں بیٹھیں گی اور چھوٹے ہونے سے لے کر بڑے ہونے تک خاص طور پر پندرہ تا سترہ سال تک کی عمر کے بچوں کی آپ نگرانی کریں تو پھر آگے ٹھیک نکل آتے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور نے صدر صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سوال ہی کافی تھا، اسی کو سنبھال لیں تو بڑی بات ہے۔

باقی آپ کے ساتھ بے شمار قائدین، ناظمین، منتظمین بیٹھے ہوئے ہیں اور ماشاء اللہ کینیڈا کی جماعت بھی بڑی ہے، مجالس بھی ۱۱۰ ہیں، ظاہر ہے ہر ایک سے انفرادی طور پر تو اب ملنا مشکل ہے، اگر آپ علیحدہ علیحدہ کوئی میٹنگیں کر رہے ہوتے تو شاید سب کا انفرادی طور پر

تعارف بھی ہو جاتا، کبھی موقع ملا تو وہ بھی کر لیں گے۔ لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ انصار اللہ کینیڈا کو توفیق دے کہ وہ صحیح رنگ میں اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کریں نیز اپنے بچوں، اپنی نسلوں اور جماعت کے جو حقوق ان پر ہیں، ان کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔ یہ سارے کام بغیر قربانی کے نہیں ہو سکتے۔ بغیر اپنے آپ کو کسی مشکل میں ڈالے نہیں ہو سکتے۔ ہر اچھے کام کے لیے چھوٹی موٹی تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ اس لیے کوشش کریں کہ آپ انصار اللہ، جو چالیس سال کی عمر کے لوگ ہیں، mature ہو چکے ہیں، انہوں نے کس طرح جماعت کے بچوں، اگلی نسل، عورتوں، لڑکیوں اور لڑکوں کو سنبھالنا ہے۔ یہ سب آپ کی ذمہ داری ہے۔ اس لیے اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی ہر ممکن حد تک کوشش کریں اور اگر کہیں سستیاں ہیں تو ان کو دور کریں۔

ہر سطح پر آپ کی مجلس active ہونی چاہیے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہر عاملہ ممبر کا خاص طور پر اور ہر ناصر کا عام طور پر اللہ تعالیٰ سے ایک ذاتی رابطہ ہونا چاہیے۔ اس عمر میں آ کر تو سو فیصد لوگوں کو نمازیں پڑھنے کا خیال آنا چاہیے اور پھر قرآن کریم پڑھنے، تلاوت کرنے کا خیال آنا چاہیے۔ یہی ماحول جب گھروں میں پیدا ہو گا تو آپ لوگ میاں، بیوی اور بچوں کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں گے اور آپ کے نمونے کو دیکھ کے پھر بچے بھی صحیح رنگ میں اپنی زندگیاں اسلامی ماحول میں گزارنے والے ہوں گے۔ یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے خاص طور پر ان ملکوں میں جہاں ہر طرف باہر اور سکولوں میں بھی ایک کھلی بے حیائی ہے اور اس بے حیائی کو بے حیائی کا نام نہیں دیا جاتا، اس کو نئے زمانے کی تعلیم اور روشنی کا نام دیا جاتا ہے، یہ روشنی اور تعلیم نہیں بلکہ دہریت کا ایجنڈا ہے، یہ ایجنڈا خدا تعالیٰ کے خلاف چلنے والوں کا ہے اور اس ایجنڈے کو ہم نے کس طرح counter کرنا ہے یہ ہر ناصر کا فرض ہے۔

چالیس سال کے بعد، اس عمر پر پہنچ کے جو mature عمر ہوتی ہے، بعضوں کے بچے چھوٹے ہیں، کچھ کے بچے جوان ہو گئے ہیں، کچھ انصار ایسے ہیں جن کے بچوں کے بچے آگے جوانی میں قدم رکھ رہے ہیں۔ ان کو بھی اپنے نواسوں، پوتوں اور پوتیوں کو سنبھالنا ہے۔ کچھ نے اپنے بچوں کو سنبھالنا ہے۔ تو ایک بہت بڑا کام ہے جو انصار اللہ کی age group کے لیے ہے اور ایک بہت بڑا چیلنج ہے جس کا مقابلہ ہم نے کرنا ہے۔ پس اس لحاظ سے اپنی تنظیم کو active کرنے اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کریں، اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اس کی توفیق دے اور جیسا کہ مَیں نے کہا سب سے بڑا ذریعہ اس کا یہی ہے کہ ہر ایک کا خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق ہو تبھی اللہ تعالیٰ کی مدد سے یہ کام ہوں گے۔ ہم اپنی کوششوں سے یہ کام نہیں کر سکتے۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ حافظ ہو۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کیا یہ اتفاق ہے یا خدا کی ازلی ابدی تقدیروں کا شاہکار

مکرم عبدالسمیع خان صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے شخصی، علاقائی، قومی، زمانی، زمینی اور آسمانی نشانات کا تذکرہ
یہ سب واقعات خدا کی ہستی، رسول کریم ﷺ اور مسیح موعود کے منجانب اللہ ہونے کی دلیل ہیں

کیا یہ اتفاق ہے: کہ بانی جماعت احمدیہ، مسیح موعود اور مہدی ہونے کے مدعی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی دمشق کے عین مشرق میں قادیان کے قصبہ میں پیدا ہوئے جیسا کہ حدیث نبوی میں لکھا تھا شرقی دمشق۔ یعنی مسیح دمشق کے شرقی جانب نازل ہوگا۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ غلام احمد قادیانی کے اعداد بحساب جمل پورے ۱۳۰۰ بنتے ہیں ہے جو ۱۳ ویں صدی ہجری کے خاتمہ پر دلالت کرتے ہیں اور آپ کے چودھویں صدی ہجری کے موعود مصلح ہونے کا اشارہ کرتے ہیں۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ آپ ۱۲۵۰ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۳۲۶ ہجری میں فوت ہوئے اس طرح ۱۳ ویں صدی ہجری کا نصف آخر آپ نے پایا اور ۱۴ ویں صدی ہجری کے پہلے ۲۶ سال بھی پائے۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ قادیانی نے اسلامی اور عیسوی دونوں صدیوں کا زمانہ پایا۔ نیز دنیا کے تمام معروف قوموں کے کیلنڈر آپ کی زندگی میں نئی صدی میں داخل ہوئے جیسا کہ ذوالقرنین کی پیشگوئی میں اشارہ موجود ہے یعنی دو صدیاں پانے والا۔ اور آپ نے اس پیشگوئی کا اپنے آپ کو مصداق قرار دیا۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ آپ کے آباء واجداد فارسی سلطنت سے ہجرت کر کے ہند میں آئے تھے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا کہ آنے والا مامور اس کی قوم میں سے ہوگا اور فارسی الاصل ہوگا۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ آپ کے وہ جد امجد جو فارسی سلطنت کے شہر سمرقند سے نکل کر ہندوستان میں آئے تھے ان کا نام ہادی بیگ تھا اور انہی کی نسل سے وہ شخص پیدا ہوا جس نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ مرزا ہادی بیگ نے ہند میں آکر جس قصبہ کی بنیاد ڈالی اس کا نام اسلام پور رکھا کیونکہ اس نے اسلام کا نیا مرکز بننا تھا مگر حکمت الٰہی سے یہ نام اسلام پور قاضی۔ قادی۔ وغیرہ مراحل سے گزرتا ہوا قادیان بن گیا جس کا ذکر ہندو لٹریچر میں قدون اور حدیث نبوی میں کدعہ کے لفظ سے ملتا ہے۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ اس مدعی کا نام غلام احمد رکھا گیا جو احمد پاک ﷺ کی غلامی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہی آپ کا دعویٰ ہے کہ میرا مقصود تو صرف اور صرف حضرت رسول کریم ﷺ کی عظمت اور اسلامی تعلیمات کو دنیا میں قائم کرنا ہے وہی کلمہ وہی قرآن وہی نماز وہی روزہ وہی حج وہی شریعت محمدیہ۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ مسیح موعود کی پیدائش میں ندرت تھی اور آپ توام پیدا ہوئے جیسا کہ سپین کے مشہور صوفی بزرگ حضرت محی الدین ابن عربی نے پیشگوئی کی تھی۔ حضرت مسیح ناصری کی پیدائش بھی منفرد تھی اور آپ بن باپ پیدا ہوئے تھے

کیا یہ اتفاق ہے: کہ مسیح بن باپ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل میں سے نہ تھے اور مرزا صاحب بھی نسلی طور پر قریش میں سے نہ تھے۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ ہندوستان کے صوبہ پنجاب میں میں جہاں آپ کی پیدائش ہوئی پہلا عیسائی مشن ۱۸۳۵ء میں قائم ہوا اور اسی سال وہ شخص پیدا ہوا جس نے کاسر صلیب ہونے کا دعویٰ کیا اور کہا کہ عیسائیت کی شکست میرے ہاتھوں مقدر ہے۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ آنے والے موعود کو احادیث میں حارث اور حراث کے نام سے بھی پکارا گیا ہے یعنی وہ زمیندار ہوگا حضرت مسیح موعودؑ کا خاندان بعینہ اس کے مطابق زمیندارہ کے کام سے منسلک تھا اور بہت سے گاؤں کے نظم ونسق کا ذمہ دار تھا۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ آپ نے ۱۴ ویں صدی کے چھٹے سال ۱۳۰۶ھ میں اپنی جماعت کی بنیاد رکھی اور جب اس بات کی اچھی خاصی شہرت ہوگئی اور موافق اور مخالف طبقے وجود میں آگئے تو ۵ سال بعد ۱۳۱۱ھ میں چاند سورج گرہن کا وہ نشان ظاہر ہوا جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہمارے مہدی کے لئے یہ دو نشان ظاہر ہوں

گے یہ گرہن مقررہ شرائط کے ساتھ ظاہر ہوئے اور یہ دونوں گرہن قادیان کی سرزمین سے مکمل طور پر دیکھے جاسکتے تھے۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ حدیث میں یہ پیشگوئی تھی کہ مسیح موعود باب لد پر دجال کو قتل کرے گا حضرت مرزا صاحب نے اپنے وطن قادیان کو چھوڑ کر شہر لدھیانہ میں اپنی جماعت کی بنیاد رکھی جس کا پہلا حصہ لد ہے اور روایت ہے کہ لدھیانہ کے ایک مخلص مرید صوفی احمد جان نے مدت پہلے بیعت کرنے اور اپنے گھر کو دار البیعت بنانے کی خواہش کا اظہار کیا تھا مگر بیعت کے وقت وہ فوت ہو چکے تھے اس کے باوجود مرزا صاحب نے ان کی خواہش کا احترام کیا۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ مدعی مہدویت کی پیدائش کے سال۔ اس کے دعوے کے سال۔ اس کے ماموریت کے عالمی پیغام کے سال اور وفات کے سال غیر معمولی دمدار ستارے ظاہر ہوئے اسی طرح اس کی زندگی میں ستاروں کے گرنے کے نشان ظاہر ہوئے جیسا کہ احادیث اور انجیل میں ذکر ملتا ہے۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ اس نے پنجاب میں تباہ کن طاعون پھیلنے کی پیشگوئی کی اور اعلان کیا کہ خدا مجھے اور میرے پیروکاروں کو اس سے محفوظ رکھے گا اس نے اپنے ماننے والوں کو طاعون کا ٹیکہ لگوانے سے بھی منع کیا۔ چنانچہ طاعون آئی اور اس نے شہروں اور آبادیوں میں تباہی مچادی مگر احمدی اس سے کلیتاً محفوظ رہے جبکہ ٹیکے لگوانے والے دھڑادھڑ اس کا شکار ہوتے رہے۔ یاد رہے کہ حضرت مسیحؑ کو صلیب پر لٹکانے کے بعد یہود میں بھی طاعون پھیلی تھی۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ آپؑ کا حلیہ حدیث اور آثار میں مذکور مسیح موعودؑ کے حلیہ کے عین مطابق تھا رنگ گندمی، بال لمبے اور سیدھے، زبان میں معمولی سی لکنت، باتیں کرتے ہوئے رانوں پر ہاتھ مارنا وغیرہ۔

کیا یہ اتفاق ہے: وہ مامور دو سخت بیماریاں لے کر آیا۔ ایک جسم کے اوپری حصے میں اور ایک نچلے حصہ میں۔ اور وہ ساری عمر ان کا شکار رہا اور اس نشان کو اپنی صداقت کے لیے پیش کرتا رہا۔ حدیث میں اسے دو زرد چادریں کہا گیا ہے اور علم رویا میں زرد چادر سے مراد بیماری ہوتی ہے

کیا یہ اتفاق ہے: کہ مسیح موعودؑ کی پیدائش سے پہلے ہندوستان سے اسلامی حکومت کا خاتمہ ہو چکا تھا جیسا کہ مسیح ناصریؑ کی پیدائش کے وقت یروشلم سے یہودی حکومت ختم ہو کر قیصر کا غلبہ ہو گیا تھا۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ اس کے زمانہ میں ۱۸۹۹ء، ۱۹۰۰ء میں طاعون کی وجہ سے حج سے روکا گیا جیسا کہ حدیث میں پیشگوئی تھی۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ مسیح موعودؑ کی پیدائش سے تھوڑا پہلے ہندوستان میں ریل گاڑی کا آغاز ہو گیا اور وہ ذرائع سفر میسر آ گئے جن سے مسیح موعود کا پیغام کل عالم میں پہنچ سکتا تھا ان ایجادات کے متعلق سورت تکویر اور احادیث میں پیشگوئیاں موجود ہیں جیسا کہ واذا النفوس زوجت میں ذکر ہے اور یہ ذرائع مسلسل بڑھتے جا رہے ہیں اور دنیا گلوبل ویلیج بن گئی ہے اور ان ایجادات سے سب سے زیادہ مثبت فائدہ اٹھانے والی اس کی جماعت ہے۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ مسیح موعودؑ کے زمانہ میں وہ ذرائع اشاعت بھی ایجاد ہو گئے جن سے ہزاروں کتابیں اور رسائل تھوڑے وقت میں شائع کی جا سکتی ہیں اور دنیا کے دور دراز علاقوں میں بھیجنی ممکن ہو گئی ہیں اسی طرح پرانی کتب اور صحائف اور آثار قدیمہ بھی انسان کی دسترس میں آ گئے ہیں جیسا کہ واذا الصحف نشرت میں ذکر تھا۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ اس کے زمانہ میں دریا پھاڑے گئے اور نہریں نکال کر مردہ دریاؤں کو رواں کر دیا گیا اور اسی کے علاقہ پنجاب میں دنیا کا سب سے بڑا نہری نظام بنایا گیا جیسا کہ واذا البحار سجرت میں ذکر تھا۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ اس نے اپنی جماعت کا نام جماعت احمدیہ یا احمدی جماعت رکھا۔ عالم اسلام میں ۱۴۰۰ سال میں بیسیوں بلکہ سینکڑوں فرقے وجود میں آئے بہت سے مٹ گئے مگر آج صفحہ دنیا پر احمدیہ کے نام سے اور کوئی فرقہ موجود نہیں حالانکہ احمد نام امت محمدیہ میں بہت معروف اور محبوب نام ہے۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ مسیح موعودؑ کی زندگی میں آپ کے خاندان کے ۷۰ کے قریب مرد موجود تھے۔ آپ نے فرمایا خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میرے آباء و اجداد کی نسل کاٹی جائے گی اور خاندان کا آغاز مجھ سے ہو گا چنانچہ آج کا دن بتاتا ہے کہ اس کے خاندان کے ۷۰ افراد میں سے سارے لاولد مر گئے یا مصائب کا شکار ہو گئے سوائے ان کے جو اس پر ایمان لائے اور آج ۱۵۰ سال بعد اس کا خاندان اسی سے پہچانا جاتا ہے۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ اس نے اعلان کیا کہ اب اسلام کو جہاد بالسیف کی ضرورت نہیں کیونکہ اب دشمن اسلام پر تلوار سے حملہ نہیں کرتا بلکہ قلم اور زبان سے کرتا ہے اس لئے اب اسلام کے قلمی اور لسانی جہاد کا زمانہ ہے اور اب جو بھی اسلام کے لئے مسلح جدوجہد کرے گا وہ لازماً ناکام ہو گا اور اسلام کی تاریخ پر نظر رکھنے والا ہر فرد گواہی دے گا کہ گزشتہ ۱۰۰ سال میں اسلام کے نام پر لڑی جانے والی ہر لڑائی ناکامی سے دوچار ہوئی ہے سیاسی لڑائیوں

کا سلسلہ الگ ہے اس کے اپنے قوانین ہیں آج مسلم دانشور بھی جہاد بالقلم کے قائل ہوتے جارہے ہیں۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ اس نے عیسائی پادریوں کو ان کے مذہبی عقائد اور انسان کو خدا بنانے کی وجہ سے دجال اور مغربی عیسائی قوموں کو ان کے سیاسی عروج اور فتنوں کی بناء پر یاجوج ماجوج قرار دیا جو مسیح موعودؑ کے زمانہ کی اہم علامات تھیں اس نے کہا کہ یہ نام کسی فرد کو نہیں بلکہ قوموں کو دیئے گئے ہیں اور ان پر وہ تمام علامات تمثیلی رنگ میں پوری اترتی ہیں جو قرآن وحدیث میں بیان ہوئی ہیں اور ان کے عقائد، اور فتنہ انگیزی اور سائنسی ایجادات خصوصا سواریاں اس پر گواہ ہیں جن کو دجال کا گدھا کہا گیا ہے اور آج ایک عرصہ بعد دانشور اور صاحب علم اس کی تائید کر رہے ہیں۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ اس کا پیغام اس کی زندگی میں ہی امریکہ، یورپ، افریقہ آسٹریلیا، برطانیہ، جرمنی، نیوزی لینڈ، روس اور افغانستان میں پہنچ گیا تھا۔ اس نے اعلان کیا تھا کہ خدا میری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچائے گا اور آج دنیا کے ۲۱۳ ملکوں میں اس کی جماعت قائم ہے اور دنیا کے تمام معروف زمینی کناروں تک اس کے مخلص پیروکار موجود ہیں۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ ہندوستان کے ایک پسماندہ گاؤں کا رہنے والا جس نے کبھی کسی سکول کا منہ نہ دیکھا ہو وہ فصیح وبلیغ عربی میں نہ صرف کتابیں لکھتا تھا بلکہ قرآن کی منفرد اور اچھوتی تفسیر بھی کرتا تھا جو پہلی کتابوں میں نہیں پائی جاتی اور پھر علماء اسلام کو چیلنج بھی کرتا تھا کہ میرے مقابلہ میں عربی میں قرآن مجید کی تفسیر لکھیں اور کوئی اس کے مقابلہ پر نہ آسکا مگر اس کی کتب آج بھی دعوت مقابلہ کے ساتھ شائع ہو رہی ہیں۔

کیا یہ اتفاق ہے: جب اس نے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا اعلان کر کے عیسائیت پر کاری ضرب لگائی تو اسی زمانہ کے لگ بھگ انجیل کے وہ قدیم نسخے بھی دریافت ہونے لگے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح ناصریؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے والی آیات الحاقی ہیں اور بعد میں شامل کی گئی ہیں۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ اس نے اعلان کیا کہ مسیح واقعہ صلیب کے بعد ہجرت کر کے کشمیر تشریف لے گئے اور ۱۲۰ سال کی عمر پا کر محلہ خانیار سری نگر میں مدفون ہوئے۔ آپ نے اس موضوع پر کئی کتابیں لکھیں اور اس کے بعد بیسیوں محققین نے تحقیق کر کے اس بات کی تائید کی اور آج تک نئے نئے دلائل اس کے حق میں نکلتے آرہے ہیں۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ اس نے چیلنج کیا کہ میرے مخالفین اور ان کی اولاد اور ان کی اولاد کوئی بھی مسیح کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی اور اس چیلنج پر ۱۲۰ سال گزر گئے اور مسیح کے آسمان سے آنے کے کوئی آثار نہیں ہیں۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ ہزاروں لوگوں نے اس کے حق میں تصدیقی خوابیں دیکھیں۔ سینکڑوں نے استخارہ کر کے رسول خدا ﷺ سے اس کی سچائی کی خبر پائی اور اس کو قبول کیا۔ یہ رویا اور کشوف قسمیں کھا کر بیان کئے گئے اور کتابوں میں اکٹھے کر دیئے گئے ہیں۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ اسے قبول کرنے والے اکثر دیندار اور نیک طبع لوگ تھے یا اگر بد تھے تو اس کو قبول کرنے کے بعد ان کی زندگیاں شریعت کے پیرایہ میں ڈھل گئیں اور ان کے عزیزوں اور گھروالوں نے اس کا اعتراف کیا کہ یہ نیک ہو گیا ہے یا پہلے سے زیادہ عامل شریعت ہے کیا کسی جھوٹے کے ساتھ بھی یہ واقعہ ہوا ہے۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ اس کے دعویٰ کے وقت امت مسلمہ کا اتحاد پارہ پارہ ہو چکا تھا امت ۷۲ فرقوں میں بٹ چکی تھی اور ہر فرقہ دوسرے کو کافر اور جہنمی قرار دے رہا تھا کیا ایسے وقت میں ضرورت نہیں تھی کہ کوئی ان کو اتحاد کی طرف بلاتا اور ٹوٹے ہوئے دلوں کو للّٰہی محبت عطا کرتا۔ اور خدا کی طرف سے حکم بن کر فیصلے کرتا۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ اس کی بعثت کے وقت مسلم علماء بگڑ چکے تھے اور امت کو منتشر کرنے میں سب سے زیادہ ہاتھ انہی کا تھا ان کا کردار تعمیری نہیں تخریبی تھا اور ہے اور اس کی گواہیاں خود علماء کے بیانات اور روزمرہ کے اخبارات میں بھری پڑی ہیں کیا امت کو ان کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا جاتا اور شتر بے مہار والا معاملہ ہوتا جیسا کہ اب تک جماعت احمدیہ سے باہر نظر آتا ہے

کیا یہ اتفاق ہے: کہ اس نے تصویر کھنچوائی تو علماء نے تصویر کے خلاف شرع ہونے کا فتویٰ دیا مگر آج سب کسی نہ کسی عذر سے تصویر کو جائز قرار دے رہے ہیں اور یہ بھی اتفاق نہیں کہ آج دنیا میں صرف ۲ نبیوں کی تصویریں موجود ہیں ایک حضرت مسیح ناصریؑ کی اور دوسری مسیح موعودؑ ہونے کے مدعی کی۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ اس کی ہزاروں دعاؤں کو قبولیت نصیب ہوئی جن کے گواہ اس کے ماننے والے، اس کے دشمن اور آج کی نسلیں بھی ہیں اس کی دعاؤں سے بے اولادوں کو اولاد ملی مریضوں کو شفا اور لمبی عمر ملی غریبوں کو دولت اور خوشحالی ملی اس کے دشمن ذلیل اور نامراد ہوئے کوئی ہندوستان میں قتل ہوا کوئی امریکہ میں فالج کا شکار ہوا کوئی افغانستان میں بے نام ہوا کوئی پھانسی پر لٹک گیا کوئی ہوا میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ کتنے ابتر ہو گئے۔ ہزاروں طاعون اور زلازل اور جنگوں میں مارے گئے۔ اس کے خلاف بددعائیں کرنے والوں پر

وہ دعائیں الٹ پڑیں اور اس کا بال بھی بیکا نہ کر سکیں اس نے چیلنج کیا تھا کہ اگر میرے خلاف دعائیں کرتے کرتے تمہارے ہونٹ گل جائیں اور آنکھیں آنسو بہاتے اندھی ہو جائیں تب بھی خدا انہیں نہیں سنے گا۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ اس کے بعد اس کی جماعت تتر بتر نہیں ہوئی بلکہ ایک ہاتھ پر اکٹھی ہے اور جیسا کہ اس نے خدا سے خبر پا کر لکھا تھا اس کے بعد جماعت احمدیہ میں نظام خلافت قائم ہوا جس کا پہلا مظہر اس کے خاندان سے نہیں تھا تا کہ یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ عام پیروں کی طرح ایک خاندانی گدی ہے اور اس کے بعد دوسرا خلیفہ مرزا صاحب کا بیٹا ہوا جس کی عمر ۲۵ سال تھی لوگ سمجھتے تھے کہ یہ ناتجربہ کار اور مریض اور ان پڑھ نوجوان جماعت کو لے ڈوبے گا مگر اس نے ۵۲ سال قیادت کی اور جماعت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دیا اور یہ سلسلہ خلافت اس کی جماعت میں قائم و دائم اور مسلسل ترقی پذیر ہے۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ اس نے ۵۲ سال کی عمر میں یہ دعویٰ کیا کہ ۹ سال کے اندر میرے ہاں ایک بیٹا پیدا ہو گا جو میرا جانشین ہو گا اور میرے مشن میں ممد و معاون ہو گا اس نے اپنے بیٹے کی ۵۰ کے قریب علامات بیان کیں جو سب حیرت انگیز ہیں مثلاً یہ کہ وہ لمبی عمر پائے گا وہ علوم ظاہری اور باطنی سے پر کیا جائے گا وہ کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر کرے گا اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ عجیب بات ہے کہ سارے واقعات ایسے ہی رونما ہوئے وہ بیٹا ۹ سال کے اندر پیدا ہوا باپ کی وفات کے ۶ سال بعد جماعت کا امیر منتخب ہوا اس نے باوجود متعدد بیماریوں اور قاتلانہ حملہ کے ۷۷ سال عمر پائی اس نے علوم قرآن اور علوم اسلامیہ میں منفرد لٹریچر پیدا کیا اور دشمنوں پر دھاک بٹھا دی اس نے کئی قوموں کو آزادی دلوانے میں اہم کردار ادا کیا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائی اور وہ بڑھتی جا رہی ہے۔

کیا یہ اتفاق ہے: اس نے خدا سے منسوب کر کے یہ اعلان کیا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اس پیشگوئی کے لمبے عرصہ بعد افریقہ کے بادشاہوں نے اس کے کپڑوں کا تبرک طلب کیا۔ کپڑے موجود تھے اور ان میں سے ایک ٹکڑا کاٹ کر بھجوایا گیا۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ اس کا خلیفہ ٹی وی کے ذریعہ خطاب کرتا ہے اور اس کی تصویر اور آواز دنیا بھر میں دیکھی اور سنی جاتی ہے اور بیسیوں زبانوں میں اس کا ترجمہ ہوتا ہے کیونکہ بزرگان امت کی پیشگوئیوں میں یہ ذکر ہے کہ امام مہدی یا اس کا منادی ایک جگہ سے خطاب کرے گا اور تمام دنیا اسے دیکھے گی اور اس کی آواز سنے گی اور ہر قوم اپنی اپنی زبان میں اس کو سنے گی پردہ میں رہنے والی لڑکی بھی اسے دیکھ سکے گی امام کے ماننے والے مختلف ملکوں میں رہتے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھ سکیں گے جیسا کہ احمدیہ ٹی وی مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر ہو رہا ہے۔

کیا یہ اتفاق ہے: کہ اس کے آنے کے بعد دنیا میں زلازل کی تعداد اور تباہ کاریوں میں بہت اضافہ ہو گیا ہے کیونکہ حدیثوں اور دیگر پیشگوئیوں میں کہا گیا تھا کہ امام مہدی کے زمانہ میں کثرت سے زلزلے آئیں گے چنانچہ سائنسدانوں کے جائزے بتاتے ہیں کہ گزشتہ سو سال میں ان کی آمد میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ بعض زلزلے تو اس کی زندگی میں معین پیشگوئیوں کے مطابق آئے اور بہت تباہی پھیلائی۔

اگر یہ محض اتفاقات ہیں تو مذہبی دنیا کے تمام قوانین ٹوٹ گئے ہیں ۷ ہزار سال کا روحانی عالم الٹ گیا ہے تمام اصول پارہ پارہ ہو گئے ہیں کل ماموروں کی صداقت مشتبہ ہو گئی ہے کیونکہ ان کے ساتھ بھی تو ایسے ہی اتفاقات ہو سکتے تھے جو ان کی راستی کا نشان بن گئے نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کی سنت اور اس کے وعدوں سے اعتبار اٹھ جاتا ہے۔

مگر اے دیدہ ور و آنکھیں کھول کر دیکھو یہ اتفاق نہیں خدا تعالیٰ کی تقدیر کی مربوط لڑی ہے ہر واقعہ ایسے دوسرے واقعات کے ساتھ جڑا ہوا ہے جو سوائے خدا کے دست قدرت کے ظہور پذیر ہونا ممکن نہیں کیونکہ زمین و آسمان پر اسی کی بادشاہی ہے تخلیق اور فناء کا اختیار اسی کے ہاتھ میں ہے دلوں پر اسی کا تسلط ہے کیا ندرت کے ساتھ موعود وقت میں پیدا ہونا، معنی خیز نام رکھنا، کسی مخصوص نسل سے ہونا، خاص علاقہ میں ہونا، آسمان پر سورج، چاند اور ستاروں میں غیر معمولی تغیرات اور زمینی انقلابات کسی انسان کے اختیار میں ہیں۔ مستقبل کی پیشگوئیاں کرنا اور سابقہ پیشگوئیوں کو اپنی ذات اور خاندان اور علاقہ اور زمانہ میں پورا کر دینا اگر کسی کے ہاتھ میں ہے تو کسی اور جھوٹے یا آپ کے کسی مخالف نے کیوں نہیں کر لیا پس ان سارے واقعات کا ایک ہی وقت میں ایک ہی شخص کی ذات میں اور اس کے گرد اکٹھے ہونا یقیناً اس کے مامور من اللہ ہونے کا ناقابل تردید ثبوت ہے ہر آنے والا دن اس کی صداقت پہ نئی نئی مہریں لگا رہا ہے اور ہر نیا سورج اس کی راستبازی کا پیغام دیتا ہے یہی سنت الٰہی ازل سے جاری ہے اور اسی کے قبول کرنے میں ہی سعادت مندوں کی نجات ہے

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

سالانہ اجتماع، علاقہ ویسٹرن کینیڈا

(رپورٹ: داؤد اسماعیل، ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ علاقہ ویسٹرن کینیڈا)

اللہ کے فضل اور کرم کے ساتھ امسال مجلس انصار اللہ علاقہ ویسٹرن کینیڈا کا علاقہ اجتماع ۲۰ و ۲۱ مئی ۲۰۲۳ء کو کیلگری میں نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک

علاقہ اجتماع ویسٹرن کینیڈا میں ہر دوسرے سال منعقد ہوتا ہے، مگر کووڈ اور دیگر امور کی وجہ سے یہ اجتماع پچھلے چھ سالوں سے منعقد نہیں ہوا تھا، علاقہ ویسٹرن کینیڈا میں تین ریجنز (برٹش کولمبیا، کیلگری اور پریری) کی ۲۶ مجالس شامل ہیں اور یہ علاقہ کینیڈا کے چار صوبوں پر مشتمل ہے

اجتماع کی تیاریوں کا آغاز شروع سال سے ہوگیا تھا جس کے لئے ناظم اعلیٰ اجتماع، چار نائب ناظمین اعلیٰ اجتماع کے علاوہ پینتیس ناظمین کی ٹیم بنائی گئی تھی اور اُن کو مختلف شعبہ جات کی ذمہ داریاں دی گئیں تھیں۔

اجتماع کے دونوں دِنوں کا آغاز نمازِ تہجد، اور بعد نماز فجر درس حدیث سے ہوا۔ ہفتہ کے روز افتتاحی تقریب کی صدارت، مکرم عبدالحمید وڑائچ، صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا نے کی تلاوت، نظم اور انصار اللہ کے عہد کے بعد آپ نے اپنی افتتاحی تقریر میں "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" کے موضوع پر انصار بھائیوں کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور صحابہ حضرت مسیح الموعودؑ کے اطاعت کے نمونے اپنانے پر زور دیا۔۔ افتتاحی تقریب کے بعد علمی اور ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا، جس میں انصار بھائیوں نے پُر جوش شرکت کی۔ کل آٹھ علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے جن میں تلاوت، نظم، حفظ قرآن، ترجمۃ القرآن،، انگریزی اور اردو تقریر برائے صف اول و دوم شامل تھے جبکہ ذہنی و ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ سو میٹر، چار سو میٹر، رسہ کشی، والی بال، باسکٹ بال ہوپ، بیڈمنٹن، کرکٹ، ٹیبل ٹینس، مشاہدہ معائینہ اور پیغام رسانی شامل تھے۔

اجتماع کے پہلے دن شام کو قبل از نماز مغرب وعشا، محترم امیر صاحب یڈا اور صدر مجلس انصار اللہ کے ساتھ مجلس سوال جواب منعقد ہوئی جس میں انصار بھائیوں نے دلچسپی کے ساتھ شرکت کی اور مختلف موضوعات پر سوال کئے، اس موقع پر ڈاکٹر البراقی صاحب نے شہد کی مکھیوں اور اُس کے گھریلو استعمال سے متعلق ایک پریزنٹیشن بھی دی جس میں شاملین مجلس کو اس کو اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔

اجتماع کے دوسرے دن، "رشتہ ناطہ اور اُس سے متعلقہ مسائل" کے موضوع پر ایک سیمینار بھی منعقد کیا گیا، جس کے میزبان، نعیم لکھن صاحب، امیر مقامی وینکوور امارت تھے، اس سیمینار میں والدین خاص کر بحیثیت باپ، انصار بھائیوں کی ذمہ داریوں کیطرف توجہ دلائی گئی، بعد ازاں چیئرمین ہیومنٹی فرسٹ نے ایک ہیومنٹی فرسٹ کے مختلف پراجیکٹس کے بارے میں مختصر پریزینٹیشن دی۔ نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد اختتامی اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی تلاوت اور نظم کے بعد تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی، جس میں تعلیمی، اور ورزشی مقابلہ جات میں اول دوم اور سوم آنے والے انصار بھائیوں میں انعامات تقسیم کئے گئے، پچھلے چار مہینے کی کارکردگی پر ہر ریجن کی نمایاں مجالس کو خصوصی شیلڈز دی گئیں، جن میں برٹش کولمبیا ریجن کی مجلس کلوڑیل۔ لینگلے، کیلگری ریجن کی مجلس میکنائٹ اور پریری ریجن کی مجلس بیت الرحمت سسکاٹون ان شیلڈز کی مستحق ٹھہریں۔ اسی طرح حاضری کے لحاظ سے مجلس میکنائٹ (کیلگری)، لائڈ منسٹر (پریری) اور کلوڑیل۔ لینگلے (برٹش کولمبیا) کو حوصلہ افزائی کے انعامات دیے گئے۔

بعد ازاں ناظم اعلیٰ علاقہ نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے بتایا کہ امسال تقریباً ۶۰۰ انصار بھائیوں نے اجتماع میں شرکت کی۔ نیشنل مجلس عاملہ کے چودہ اراکین ٹورانٹو مرکز سے اس اجتماع میں شمولیت کے لیے تشریف لائے اور ویسٹرن کینیڈا کے ریجنز کی حاضری کچھ اس طرح تھی۔ کیلگری ۳۸۷، پریری ۱۲۰، برٹش کولمبیا ۶۲، اور ۲۲ بیرونی مہمانوں نے شمولیت اختیار کی۔ ضیافت کی ٹیم نے صُبح کے تین ناشتوں کے ساتھ ساتھ چھ مختلف کھانوں کا بھی انتظام کیا۔ اس اجتماع میں ضیافت کی ٹیم نے خدام کے اجتماع علاقہ کے لیے بھی کھانے اور ناشتہ کا انتظام کیا تھا۔ اسی طرح دوسو سے زائد مہمان انصاروں کے لیے رہائش کے انتظامات کے بارے میں آگاہ کیا۔

اختتامی تقریر میں مکرم امیر صاحب کینیڈا نے ذہنی صحت کے متعلق حاضرین کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں قرآنی آیات اور اسلامی تعلیمات پر مشتمل اس کی وجہ اور پھر اسکے ممکنہ حل اور علاج کی طرف توجہ دلائی۔

تعلیمی اور ورزشی مقابلہ جات کے نتائج درج ذیل ہیں

تعلیمی مقابلہ جات

مقابلہ جات	اول	دوم	سوم
تلاوت	صلاح الدین چٹھہ (کیلگری)	عبدالحکم الکدری (کیلگری)	منظر شیوری (کیلگری)
نظم	عبید بن طلحہ (کیلگری)	عثمان ملک (برٹش کولمبیا)	محمد خان باجوہ (کیلگری)
حفظ قرآن	پروفیسر ایوب اقبال (پریری)	عثمان ملک (برٹش کولمبیا)	قُدرت اللہ شمس (کیلگری)
ترجمۃ القرآن	پروفیسر ایوب اقبال (پریری)	مبارک احمد سیف (کیلگری)	عبدل حامد غنی (کیلگری)
انگریزی تقریر (صف اول)	سید مبارک احمد (پریری)	عبدالحامد غنی (کیلگری)	ڈاکٹر مبشر احمد (برٹش کولمبیا)
اُردو تقریر (صف اول)	پروفیسر ایوب اقبال (پریری)	قُدرت اللہ شمس (کیلگری)	رشید الدین (برٹش کولمبیا)
انگریزی تقریر (صف دوم)	ڈاکٹر مالک انجیمینگ (کیلگری)	مسعود خان (کیلگری)	عثمان ملک (برٹش کولمبیا)
اُردو تقریر (صف دوم)	صلاح الدین چٹھہ (کیلگری)	مسعود خان (کیلگری)	راجہ مقصود احمد (پریری)

ورزشی مقابلہ جات

مقابلہ جات	اول	دوم	سوم
فاسٹ واک (صف اول)	چوہدری اعجاز احمد (کیلگری)	محمد رضوان باجوہ (پریری)	محمد ریاض چٹھہ (کیلگری)
میوزیکل چیر (صف اول)	محمد ریاض چٹھہ (کیلگری)	ارشد چٹھہ (کیلگری)	مشہود چوہدری (کیلگری)
باسکٹ بال ہوپ (صف اول)	محمد اعظم قریشی (پریری)	محمد انور (کیلگری)	محمد ریاض چٹھہ (کیلگری)
سو میٹر دوڑ	مربی شکور احمد (برٹش کولمبیا)	محمد رضوان باجوہ (پریری)	آفتاب احمد (کیلگری)
بیڈمنٹن	مظفر منصور، مظفر چوہدری	شکیل رفیق، شکیل ورک	
ٹیبل ٹینس	عزیز اللہ، شکیل ورک	عثمان باجوہ، عبید بن طلحہ	
چار سو میٹر دوڑ	پریری	برٹش کولمبیا	کیلگری
والی بال	پریری	کیلگری	
مقابل رسہ کشی	کیلگری	برٹش کولمبیا	
کرکٹ نمائشی میچ	پریری اور برٹش کولمبیا کی مشترکہ ٹیم	کیلگری	
مشاہدہ معائینہ	کیلگری	کیلگری	برٹش کولمبیا

اجتماع کے اختتامی اجلاس کے بعد بیرونی مہمانان اور کارکنان کے لئے پُر لذت باربی کیو کا انتظام کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تمام کارکنوں کی کاوشوں کو قبول فرمائے (آمین)

COMPANIONS OF THE
PROMISED MESSIAH

ریجنل اجتماع، ہالٹن نیاگرہ

رپورٹ: غلام احمد مقصود، ناظم اعلی مجلس انصار اللہ ہالٹن نیاگرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس انصار اللہ ہالٹن نیاگرہ کو مورخہ 11 جون 2023 بروز اتوار سالانہ ریجنل اجتماع بمقام سیکنڈری اسکول آکویل منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اجتماع کا آغاز صبح دس بجے رجسٹریشن اور ناشتہ کے ساتھ ہوا۔ گیارہ بجے صحبت صالحین کی نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں بزرگان نے خلفائے کرام کے ساتھ ذاتی تعلق کے ایمان افروز واقعات پیش کیے۔ اجتماع کی افتتاحی تقریب کا آغاز ساڑھے گیارہ بجے ہوا جس کی صدارت مکرم و محترم محمد موسیٰ صاحب (قائد اشاعت) نے کی۔

اس کے بعد علمی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں تلاوت، نظم، حفظ قرآن، اردو اور انگریزی تقریری مقابلہ جات شامل تھے۔ علمی مقابلہ جات کے ساتھ صف دوئم انصار کے لیے ایک خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں Pride Month کے حوالے سے گفتگو کی گئی کہ کس طرح بچوں کو اس بارے میں سمجھایا جائے اور اس کے بد اثرات سے محفوظ رکھا جائے۔ اجتماع میں مکرم سد ادا ظہر بھروانہ صاحب (جن کی شہادت سانحہ 28 مئی 2010 لاہور مسجد میں ہوئی) کے بیٹے کو خاص طور پر مدعو کیا گیا، جنہوں نے 28 مئی 2010 آنکھوں دیکھا حال بتایا کہ کسطرح اس روز احباب جماعت نے اخلاص و وفا اور صبر و تحمل کا نمونہ پیش کیا، اور کسطرح اس واقع نے ان کی زندگی بدل دی اور ان کا جماعت کے ساتھ تعلق پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہوا، انہوں نے اپنے والد اور بھائی کا تذکرہ بھی کیا جنھوں نے اس روز جام شہادت نوش کیا۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہمارے درمیان صدر صاحب مجلس انصار اللہ کینیڈا موجود تھے جنھوں نے انصار کو خصوصی طور پر پانچ وقت نماز کی اہمیت کے بارے میں چند نصائح فرمائیں۔

ورزشی مقابلہ جات میں سو میٹر ریس، والی بال، بیڈ منٹن اور ٹیبل ٹینس جیسے کھیل شامل تھے۔ مقابلہ جات کے اختتام پر شام پانچ بجے اجتماع کی اختتامی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں علمی مقابلہ جات اور ورزشی مقابلہ جات میں نمایا پوزیشن حاصل کرنے والو میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ اس کے بعد خاکسار (غلام احمد مقصود، ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ہالٹن نیاگرہ) نے تمام انصار کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال سالانہ ریجنل اجتماع میں ریجن کی ۷ مجالس سے ۱۶۹ انصار شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس اجتماع کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور انصار کی ذہنی اور جسمانی استعدادوں میں اضافے کا موجب بنائے۔ آمین

زاوية العرب

حديث شريف

{عَنْ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَ إِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ}

(صحيح البخاري، كتاب بدء الوحي)

مقتبس

يجب أن تكونوا مستعدين للعمل الشاق ولأي خدمة يتطلبها دينكم، يجب أن تكونوا مستعدين لتحمل جميع التحديات ولتقديم كافة التضحيات اللازمة من أجل الجماعة، عندها فقط يمكنكم عدّ أنفسكم و اقفين حقيقيين.

من ناحية التبليغ، يجب أن يكون الو اقف ناوفي المقدمة وأن يعتبر نشر تعاليم الإسلام واجبه الشخصي. ولهذا الغرض، يجب أن تتسلحوا بالمعرفة الدينية. لذلك، أكرر التأكيد على أهمية محاولة فهم المعاني العميقة للقرآن الكريم وقراءة الكتب والمجلات التي تنشرها جماعتنا. عندها فقط يمكنكم تسمية أنفسكم و اقفين ناو حقيقيين. علاوة على ذلك، تذكروا دائمًا أنه من واجب الو اقف ناو نشر رسالة وأهداف خليفة الوقت وأن يكون مساعده الدائم.

لا يمكنكم القيام بذلك إلا إذا أطعتم الخلافة طاعة تامة، فإذا اتبعتم فقط إرشادات وتعليمات خليفة الوقت، فيمكنكم حينها حث الآخرين على أن يحذوا حذوكم.

(مقتبس من الخطاب الذي ألقاه أمير المؤمنين حضرة ميرزا مسرور أحمد (أيده الله تعالى بنصره العزيز)

في اجتماع الو اقفين ناو في المملكة المتحدة يوم 07/ 04/2019)

زيارة مندوب المركز إلى كندا

(معتز القزق، أستاذ الجامعة الأحمدية -كندا)

في الفترة من 28 شباط/ فبر اير حتى 17 أذار/ مارس من سنة 2023 زار جماعة كندا عضو المكتب العربي المركزي في بريطانيا السيد مير أنجم برويز المحترم، حيث أرسله سيدنا أمير المؤمنين أيده الله بنصره العزيز مندوبا من المركز ليطمئن على أحوال الأحمديين العرب في كندا.

حيث قام السيد مير أنجم المحترم بزيارة العائلات الأحمدية في بيوتهم، وبالاضافة إلى ذلك والتنسيق بين المكتب العربي في كندا مع كل أمير محلي وصدر محلي في كل منطقة يسكن فيها فيها عائلات من الأحمديين العرب، نظمت الجماعات المحلية اجتماعات مع مندوب المركز.

حيث تمت زيارة الأماكن التالية: دورهام ، وبيت الإسلام ، ولندن أونتاريو، وميسيساغا، ومونتريال، وكالغاري، وفيكتوريا كولومبيا البريطانية.

وخلال هذه الاجتماعات واللقاءات تحدث مندوب المركز المحترم عن العديد من الأحداث الملهمة عن حياة سيدنا أمير المؤمنين أيده الله بنصره العزيز في أفريقيا. وكذلك أخبر عن أهمية مراسلة سيدنا أمير المؤمنين أيده الله بنصره العزيز. وتحدث الأخوة عن تجاربهم مع الخلافة، وعن قصص بيعتهم.

لقد أعرب العديد من الرؤساء المحليين عن سعادتهم بهذه اللقاءات.

وفي مونتريال عقدت الجماعة جلسة للتبليغ، وقد حضرها بعض غير الأحمديين، واستغرقت الجلسة أكثر من 3 ساعات، سمع الحاضرون خلالها عن موضوعات الجماعة و أبدو تأثرهم بها.

وفي اليوم الأخير من الزيارة، التقى الضيف المحترم بالسيد أمير جماعة كندا المحترم والسيد مسؤول المبشرين في كندا المحترم، حيث ناقشوا خلال هذا اللقاء بعض الأمور المهمة التي لاحظها المندوب المحترم خلال زيارته.

نسأل الله تعالى أن يبارك دائما بزيارات جميع المندوبين المرسلين من سيدنا أمير المؤمنين أيده الله بنصره العزيز، وأن يحققوا الأهداف المرجوة من زياراتهم.

معلومات دينية

سؤال: من كان أول خليفة للمسيح الموعود عليه السلام؟

حضرة مولانا المولوي نور الدين البهيروي رضى الله تعالىٰ عنه.

سؤال: متى وُلِد ومتى تقلد الخلافة؟

وُلِد في ١٨٤١ م وتقلّد الخلافة في ٢٧ من أيار ١٩٠٨ م.

سؤال: اذكر اسم والد الخليفة الأول ووالدته؟

اسم والده "الحافظ غلام رسول" ووالدته "نور بخت".

سؤال: متى تشرّف حضرته رضى الله تعالىٰ عنه بحج بيت الله الحرام؟

في سنة ١٨٦٥ م.

سؤال: قام حضرته بأسفار عديدة لتحصيل العلوم اذكر بعض البلاد التي زارها؟

مكة المكرّمة، المدينة المنورة، لاهور، مومباي، بِنْدَادَنْخَان، راوَلْبِنْدي، رام بور، لَكْهنَؤ، بُهوبَال وغيرها.

سؤال: متى تشرّف حضرتُه بلقاء المسيح الموعود عليه السلام لأول مرة؟

في ١٨٨٥ م.

سؤال: متى عيّنه حضرة المسيح الموعود عليه السلام رئيسًا لمؤسسة "صدر أنجمن أحمدية"؟

في ٢٩ كانون الثاني عام ١٩٠٦ م.

سؤال: ما اسم أوّل كتاب كُتِبَ حول سيرة الخليفة الأول رضى الله تعالىٰ عنه؟

مرقاة اليقين في حياة نور الدين.

سؤال: اذكر بعض كتب حضرته رضى الله عنه؟

١. فصل الخطاب لمقدمة أهل الكتاب

٢. تصديق البراهين الأحمدية

٣. إبطال إلوهية المسيح

٤. نور الدين

سؤال: اذكر أحد أبيات المسيح الموعود عليه السلام عن حضرة الخليفة الأول رضى الله تعالىٰ عنه؟

قال المسيح الموعودعليه السلام في بيت شعر له بالفارسية ما تعريبه:

حبذا لو أصبح كل فرد من أفراد الجماعة مثل نور الدين

ولكن لا يمكن ذلك إلا إذا كان كل قلب مفعمًا بنور اليقين

سؤال: ماذا قال المسيح الموعود عليه السلام عن طاعة حضرته عليه السلام له؟

قال عليه السلام: "يتّبعني في كل أمر كما يتبع النبض التنفس".

(مرآة كمالات الإسلام)

سؤال: من ومتى وضع حجر الأساس للسكن الطلابي لمدرسة تعليم الإسلام الثانوية في قاديان؟

وضعه الخليفة الأولرضى الله تعالىٰ عنه في ١٩١٠ م.

سؤال: متى تُوفّي حضرة الخليفة الأول رضى الله تعالىٰ عنه؟

في ١٣ آذار عام ١٩١٤ م.

سؤال: متى كان أول إصدارلجريدة "الفضل" اليومية؟ ومن كان أول رئيس التحرير لها؟

كان ذلك في ١٨ حزيران ١٩١٣ م، وكان حضرة ميرزا بشير الدين محمود أحمد رضى الله تعالىٰ عنه أول رئيس تحرير لها، في البداية كانت أسبوعية ثم أصبحت كل ثلاث أيام وفي ٨ آذار ١٩٣٥ م أصبحت يومية.

سؤال: اذكر اسم تفسير القرآن لحضرة الخليفة الأول رضى الله تعالىٰ عنه ؟

حقائق الفرقان.

سؤال: اذكر بعض مشاريع حضرة الخليفة الأول رضى الله تعالىٰ عنه؟

١. تعيين مبلّغي الجماعة بشكل رسمي (أول مبلغ رسمي أُرسل إلى أوربا هو حضرة تشودهري فتح محمد سيال رضی اللہ عنہ)

٢. إنشاء بيت المال

٣. تنظيم دار الضيافة

٤. إصدار جريدتَي "نور" و"الحق" (أصدرت جريدة "نور" لتبشير السيخ، "الحق" لتبشير الهندوس)

٥. تأسيس المدرسة الأحمدية

٦. تأسيس المكتبة العامة في قاديان

قصیدة من حضرة اقدس مسیح موعود علیه الصلوٰة والسلام

يا قلبي اذكر أحمدا عينَ الهدى مُفني العدا

برًّا كريما محسنا بحر العطايا والجَدا

بدر منير زاهرٌ في كل وصفٍ حُمِّدا

إحسانه يصبي القلوب وحسنه يروي الصدى

الظالمون بظلمهم قد كذّبوه تمردا

اطلُبْ نظيرَ كماله فستندمَنّ مُلَدَّدا

نور من الله الذي أحيا العلومَ تجدُّدا

المصطفى والمجتبى والمقتدى والمجتدى

Majlis Ansarullah Canada

مجلس انصاراللہ کینیڈا

29th Majlis-e-Shūrā
Friday, August 18, 2023
at 9:30am

۲۹ ویں مجلسِ شوریٰ
بروز جمعۃ المبارک
۱۸ اگست، ۲۰۲۳ء ساڑھے نو بجے صبح

36th ANNUAL NATIONAL

IJTIMA

Saturday & Sunday
AUGUST 19-20, 2023
at 9:15 AM

بروز ہفتہ اور اتوار
۱۹،۲۰ اگست ۲۰۲۳ء
سوا نو بجے صبح

Aiwan-e-Tahir

10610 Jane Street, Maple, ON L6A 3A2

۱۰۶۱۰ جین سٹریٹ، میپل، اونٹاریو L6A 3A2

www.ansar.ca